67925-اکثر اوقات اسلامی ترانے اور نظمیں سننا

سوال

میں اتنے گانے سنتی تھی کہ مجھے گانے یاد ہو گئے، لیکن الحمد للہ نو برس سے میں نے گانے سننے بند کر دیے ہیں، لیکن اب مجھے ایک اور مشکل درپیش ہے کہ مجھے اسلامی نظمیں اور ترانے بہت پسند ہیں، اور میرا اکثر وقت اسی میں گزر جاتا ہے، تو کیا اس میں مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

موسیقی پر مشتمل گانے سننے، یا محبت
وعشق اور شہوت انگیز کلمت پر مشتمل گانے سننے کی حرمت میں کوئی شک وشبہ نہیں، اس
کی حرمت کے بہت سارے دلائل ملتے ہیں، آپ کو ان دلائل کی تفصیل سوال نمبر (
5000) اور (
20406) کے جوابات میں مل سکتی ہیں، آپ
اس کا مطالعہ کر لیں.

اس پر ہم اللہ سبحانہ وتعالی کا شکر
ادا کرتے ہیں کہ اس نے آپ کو گانوں کی سماعت ترک کرنے کی توفیق بخشی اور انہیں آپ
کے دل سے نکال باہر کیا.

دوم :

حکمت اور پند و نصائح پر مشتمل، اور
خیر و بھلائی کی طرف دعوت دینے والے، اور مکارم اخلاق سے پر اسلامی نظمیں اور ترانے
واشعار سننے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں موسیقی نہ ہو، اور نہ ہی
ایسی آواز پر مشتمل ہو جو فتنہ پیدا کرے، اور نہ ہی حرام کام پر ابھارے، اور یہ
کثرت سے نہ سنے جائیں.

اسلامی ترانوں اور نظموں کے متعلق
مستقل فتوی کمیٹی نے ایک تفصیلی فتوی جاری کیا ہے جسے ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں :

"موجودہ شکل میں پائے جانے والے
گانوں کی حرمت کے متعلق آپ نے جو حکم لگایا ہے اس میں آپ سچے ہیں، کیونکہ یہ گانے
گری اور ساقط قسم کی کلام پر مشتمل ہوتے ہیں، جن میں کوئی خیر نہیں، بلکہ اس میں
لہو اور جنسی خواہشات کو ابھار ملتا ہے، اور اسے سننے والا شخص شر میں مبتلا ہو
جاتا ہے، اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو اپنی رضا و خوشنودی کے عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

آپ کے لیے جائز ہے کہ آپ ان گانوں کے
عوض میں اسلامی نظمیں اور ترانے سن لیں، جو حکمت اور پند و نصائح اور عبرت پر مشتمل
ہوں، اور دینی غیرت و حمیت کو ابھاریں، اور اسلامی خیالات پیدا کریں، اور شر اور اس
کے اسباب سے نفرت دلائیں، تاکہ اسلامی ترانے اور نظمیں پڑھنے اور سننے والے کو
اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کی طرف بلائے، اور اللہ تعالی کی معصیت و
نافرمانی اور اس کی حدود سے تجاوز نفرت پیدا کر کے اس کی شریعت اور جہاد فی سبیل
اللہ کی پناہ کی طرف لے جائے۔

لیکن وہ ان نظموں اور ترانے کی سماعت
کو اپنی عادت نہ بنا لے کہ وہ مسلسل اسے ہی سنتا رہے، بلکہ وہ انہیں مختلف مواقع
اور وقتا فوقتا سنے جب ضرورت پیش آئے مثلا شادی بیاہ کے موقع پر، یا پھر جہاد کے
سفر کے موقع وغیرہ پر، اور نفس کو خیر و بھلائی کے کاموں پر ابھارنے کے وقت، اور جب
نفس کسی شر و برائی پر آمادہ ہو رہا ہو اس وقت اسے اس شر سے نفرت دلانے اور روکنے
کے لیے۔

لیکن اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز تو
یہ ہے کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت کرے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ
دعائیں اور اذکار پڑھ لے، کیونکہ نفس کے لیے یہ زیادہ پاکیزہ اور طاہر ہے، اور اس
میں ہی اطمنان قلب اور شرح صدر ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{اللہ نے بہتر اور اچھی ترین کلام
نازل کی ہے، جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی ہے، بار بار دہرائی ہوئی آیتوں
کی ہے، جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، پھر ان کی
جسم نرم پڑ جاتے ہیں، اور دل اللہ تعالی کے ذکر کی طرف مائل ہو جاتے ہیں، یہ اللہ

کی ہدایت ہے جسے چاہے اللہ تعالی ہدایت دیتا ہے، اور جس کو اللہ تعالی گمراہ کر دے اسے کوئی بھی ہدایت دینے والا نہیں}. الزمر(23).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی
کچھ اسطرح ہے :

.{جو لوگ ایماندار ہیں ان کے دل اللہ تعالی کے ذکر اور یاد سے مطمئن ہوتے ہیں، خبردار اللہ تعالی کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمنان حاصل ہوتا ہے جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے ان کے لیے خوشخبری ہے اور ان بہتر ٹھکانا ہے}. الرعد(28–29).

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
کی حالت اور عادت تو یہ تھی کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حفظ کرتے اور اس پر عمل کرتے، اور اس کے ساتھ ساتھ مختلف مواقع مثلا خندق کھودتے وقت اور مسجد بناتے وقت، اور میدان جہاد کی طرف جاتے ہوئے اسلامی اشعار بھی پڑھا کرتے تھے، لیکن انہوں نے اسے اپنی علامت اور شعار نہیں بنایا تھا، کہ یہی ان کا اہم کام ہو، اور وہ اسی کا خیال کریں، لیکن یہ چیز اس میں شامل تھی جس سے وہ راحت حاصل کرتے، اور اپنے جذبات ابھارتے تھے.

رہا ڈھول اور طبل اور دوسرے گانے
بجانے کے آلات تو ان نظموں اور اشعار میں ان آلات میں سے کسی بھی آلہ کا استعمال جائز نہیں، کیونکہ نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ ہی صحابہ کرام نے اس پر عمل کیا.

اللہ تعالی ہی سیدھی راہ کی راہنمائی
کرنے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے" انتہی.

ماخوذ از : فتاوی اسلامیۃ(532/4
).

سوم :

آپ کو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر، اور
کثرت سے قرآن کی تلاوت کرنی چاہیے، اور آپ اپنے لیے روزانہ حفظ اور مراجعہ کے لیے
کچھ حصہ مقرر کرلیں، اور اس کے ساتھ ساتھ علمی تقاریر اور درس اور دعوتی لیکچر
سننے کی عادت بنائیں، یہ اسلامی نظموں کو سننے میں کمی کا بہترین وسیلہ ثابت ہوگا،
اور پھر آپ وقت بھی مفید اور نفع مند اشیاء میں بسر ہوگا.

افسوس والی بات تو یہ ہے کہ جو شخص
نظمیں اور ترانے کثرت سے سنتا ہے، اس کے لیے قرآن مجید کی تلاوت کرنا بوجھل بن جاتا
ہے، بلکہ تلاوت سننی مشکل ہوجاتی ہے، اور یہ ایسا نقصان ہے جس سے صرف نظر نہیں کی
جاسکتی، اور اگر اس کا کوئی نقصان اور نہ بھی ہو تو یہی نقصان کافی ہے کہ اس طرح
انسان اجر عظیم سے محروم ہوجاتا ہے، جو اہل ایمان کے لیے ان نظموں اور اشعار کو
سننے سے روکنے کے لیے کافی ہے.

یہ تو معلوم ہی ہے کہ مومن شخص اگر
ایک گھنٹہ یا گھڑی قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہو تو اس کے لیے کئی ہزار نیکیاں
لکھی جاتی ہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے بھی قرآن مجید کا ایک حرف
پڑھا تو اسے ایک نیکی ملتی ہے، اور نیکی دس گناہ ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک
حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، اور لام ایک حرف ہے، اور میم ایک حرف ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (2910) علامہ
البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایک گھنٹہ تقریبا بیس صفحے قرآن
مجید کی تلاوت کے لیے کافی ہے، جن میں نو ہزار سے کم حرف نہیں ہیں.

تو پھر کوئی مسلمان انسان قرآن مجید
کی تلاوت چھوڑ کر نظمیں اور ترانے سننے میں کس طرح مشغول ہوسکتا ہے ؟!

اس لیے آپ ان نظموں اور ترانوں کی
سماعت میں حتی الامکان کمی کرنے کی کوشش کریں، حتی کہ آپ صرف شادی بیاہ اور عید کے
موقع پر ہی انہیں سنا کریں، اور وقت کو غنیمت جانیں، اور درجات و نیکیاں حاصل کریں،

اللہ تعالی کے حکم سے عنقریب آپ کو قرآن مجید کی تلاوت کی لذت اور اطاعت و فرمانبرداری کی انیست محسوس کرینگی، اور آپ کو رحمن و رحیم کی کلام کے ساتھ مٹھاس محسوس ہوگی.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور
آپ کو اپنی خوشنودی و رضا کے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم.